اسٹونیا کے ممبر آف یورپین پارلیمنٹ Hon. Tunne Kelam کی حضور انور ایدہ اللہ سے ملاقات

اس کے بعد ملک اسٹونیا (Estonia) سے تعلق رکھنے والے ممبر آف یورپین پارلیمنٹ Hon. Tunne Kelam نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ موصوف نے اپنا تعارف کرواتے ہوئے بتایا کہ وہ گزشتہ آٹھ سال سے ممبر آف یورپین پارلیمنٹ ہیں اور اس سے قبل اسٹونیا کی نیشنل پارلیمنٹ کے ممبر بھی رہ چکے ہیں۔

موصوف نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو یورپین پارلیمنٹ میں آمد پر خوش آمدید کہتے ہوئے عرض کیا کہ حضور انور کا یہ دورہ نہایت اہم ہے۔ اس وجہ سے ہم خصوصی طور پر حضور انور کے پروگرام میں شامل ہورہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ مَیں تو اسلام کی صحیح تعلیمات پیش کرنے کے لئے یہاں آیا ہوں جو کہ امن پر مشتمل ہیں۔ احمدیہ مسلم جماعت ساری دنیا میں امن کا پیغام پھیلا رہی ہے اور اسلامی تعلیمات پر عمل کررہی ہے اور اس جماعت کا اسلام کے ان شدّت پسند گروہوں سے دُور کا بھی تعلق نہیں جنہیں میڈیا میں اکثر دکھایا جاتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے MEP سے اسٹونیا کی معاشی صورتحال کے متعلق استفسار فرمایا جس پر موصوف نے بتایا کہ مالی بحران میں اسٹونیا بہت زیادہ متأثر نہیں ہوا۔ اور یہ بھی خوش قسمتی ہے کہ اسٹونیا میں ایک مستحکم حکومت موجود ہے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ میرا ابھی یہی خیال تھا کہ اسٹونیا کی حکومت مستحکم ہے اور وہاں پر کوئی اندرونی اختلافات بھی موجود نہیں ہیں۔

پھر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اسٹونیا کے معاشی ذرائع کے متعلق دریافت فرمایا جس پر موصوف MEP نے بتایا کہ اسٹونیا کی معاشیات مشینری، ماڈرن ٹیکنالوجی، ٹیکسٹائل اور لکڑی کی پیداوار پر انحصار کرتی ہے۔

ممبر پارلیمنٹ نے بتایا کہ انہیں فرینڈز آف احمدیہ گروپ کا وائس چیئر مین بن کر بہت خوشی ہوئی ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ آپ ایک چھوٹے ملک کے شہری ہونے کے باعث اقلیتوں اور چھوٹے گروپوں کے ساتھ ہونے والی ناانصافیوں کا بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں۔

اس پر موصوف نے بتایا کہ چونکہ اسٹونیا سوویت یونین کا حصہ تھا اس لئے ہمیں معلوم ہے کہ ہم نے کمیونزم کے سایہ میں کس طرح پچاس برس گزارے ہیں۔ موصوف نے بتایا کہ 1939ء میں وہ تین برس کے تھے تب سے لے کر 1989ء تک وہ ایک مرتبہ بھی ملک سے باہر نہ جاسکے۔

حضور انور کے دریافت فرمانے پر کہ کیا کمیونزم کے دَور میں اسٹونیا میں بھی مذہب کی بنیاد پر مظالم کئے گئے تھے؟ موصوف نے بتایا کہ منظم مذہبی جماعتوں کو ختم کرنے اور ان کو دبانے کے لئے باقاعدہ کوششیں ہوئی ہیں جس کی وجہ سے بہت سے چرچ زیرزمین چلے گئے تھے اور تمام مذہبی سرگرمیوں پر پابندی تھی اور لوگ چھپ کر گھروں میں ہی مذہبی رسومات ادا کرتے تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دریافت فرمانے پر موصوف نے بتایا کہ اسٹونیا میں مسلمان موجود تو ہیں لیکن ان کی تعداد بہت قلیل ہے۔ تاتارستان اور آذربائیجان سے بھی لوگ آکر آباد ہوئے ہیں۔ ہمارے ملک کی آبادی 1.4 ملین ہے اور ہمارے ملک سے یورپین پارلیمنٹ میں چھ ممبرز ہیں۔

موصوف کے ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ برطانیہ میں جماعت کی تعداد 30 ہزار کے قریب ہے، جرمنی میں بھی بڑی کمیونٹی ہے، یہاں بیلجیم میں دو ہزار کے قریب ہے۔ یورپ کے کافی ممالک میں ہماری کمیونٹی ہے۔ پاکستان میں ہم ملینز میں ہیں اس کے باوجود ہمیں مظالم کا سامنا ہے۔ ذوالفقار علی بھٹو اور جنرل ضیاء الحق کے دور حکومت میں احمدیوں کو بہت سی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ جماعت کے خلاف قوانین بنائے گئے۔ 1974ء میں ہمارے خلاف قانون بنا تھا اور ہمیں غیر مسلم قرار دیا گیا۔ اس کے بعد جو بھی حکومت آئی، مُلّاں کی ہمدردی اور آشیرباد حاصل کرنے کے لئے ہمارے خلاف قوانین سخت سے سخت تر کرتی رہی۔ جنرل ضیاء الحق نے بہت سخت قوانین بنائے اور پھر جماعت پر مظالم شروع ہوئے جو اب انتہا پر ہیں اور مسلسل جاری ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ اگر آپ پاکستانی گورنمنٹ سے احمدیوں پر ہونے والے مظالم کے متعلق پوچھیں تو گورنمنٹ کا یہی جواب ہوتا ہے کہ احمدیوں پر پاکستان میں مظالم نہیں ہوتے۔ لیکن حقیقت تو یہ ہے کہ اگر کوئی احمدی ''السلام علیکم'' بھی کہے تو اُسے تین سال قید کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ اس وجہ سے کہ آپ مسلمانوں جیسا اظہار کررہے ہیں۔ آپ اپنی مسجد کو ''مسجد'' نہیں کہہ سکتے۔ ایک ہندو اور کرسچین تو السلام علیکم کہہ سکتا ہے مگر احمدی نہیں۔ احمدی کہے تو تین سال سزا ہوگی اور جرمانہ بھی ہوگا۔

اس کے علاوہ شناختی کارڈ اور پاسپورٹ کے فارم بھرتے ہوئے ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ وہ اس فارم کو فِل (Fill) کرے جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق گندی اور غلیظ زبان استعمال کی گئی ہے۔ احمدی کے لئے تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ وہ ایسا کرے چنانچہ پاسپورٹ پر ''احمدی'' لکھ دیا جاتا ہے اور اس طرح تفریق کی جاتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ تعلیمی میدان میں بھی احمدیوں کے ساتھ اسی قسم کا سلوک روا رکھا جاتا ہے۔ سکول اور کالجوں میں داخلہ فارم پر لکھنا ضروری ہے کہ آپ کا کس مذہب سے تعلق ہے۔ جب سکول والوں کو پتہ چلتا ہے کہ فلاں بچہ احمدی ہے تو وہ اسے ذہنی طور پر اذیّت دیتے ہیں اور بسا اوقات بغیر کسی وجہ کے فیل کردیتے ہیں۔ اسی طرح امتحانات میں ناانصافی کرتے ہیں اور احمدی طلباء کے ساتھ یہ ظلم وہاں ہورہا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: احمدیوں پر ظلم اس حد تک بڑھ گئے ہیں کہ حال ہی میں ایک ''محمد علی'' نام کے احمدی پر اس وجہ سے کیس بنایا گیا کہ اس کا نام مسلمانوں کے ناموں جیسا ہے۔ اس طرح کی باتیں تو مضحکہ خیز ہیں۔ (اُس نے اپنا یہ نام اپنے گھر کے بیرونی گیٹ پر لکھا ہوا تھا۔ مخالفین نے کہا تم یہ مسلمانوں والا نام نہیں رکھ سکتے۔ پولیس والا آیا اور نام کی پلیٹ پر پینٹ کردیا)۔

موصوف کے ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ احمدی پاکستان میں ووٹ نہیں دے سکتے کیونکہ ووٹ دینے کے لئے ہمیں اپنے آپ کو غیر مسلم کہنا پڑتا ہے اور دو دہائیوں سے زیادہ عرصہ گزر چکا ہے کہ احمدیوں نے پاکستان کے کسی بھی الیکشن میں حصہ نہیں لیا۔ پاکستانی گورنمنٹ اور مُلّاں اس بات سے خائف ہیں کہ چونکہ احمدی پاکستان میں متحد ہیں اس لئے ان کا ایک بڑا ووٹ بینک بن جائے گا۔ اس لئے وہ اس قسم کی امتیازی پالیسیاں بناتے رہتے ہیں کہ احمدی ووٹ نہ دے سکیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ احمدیوں کو غیر مسلم قرار دینے کے باوجود ہم سمجھتے ہیں اور ہمیں اس بات کی خوشی ہے کہ احمدی ہی ہیں جو اسلام کی حقیقی تعلیمات کی پیروی کرتے ہیں۔

موصوف ممبر پارلیمنٹ کے ایک استفسار پر حضور انور نے فرمایا اب جماعت 202 ممالک میں قائم ہوچکی ہے اور ملینز کی تعداد میں صرف افریقہ میں احمدی موجود ہیں۔ مسلمانوں میں سے بھی احمدی ہوئے ہیں اور عیسائیوں میں سے بھی احمدی ہوئے ہیں۔ احمدیت میں داخل ہونے والے تمام لوگ یہی کہتے ہیں کہ ہمیں جب احمدیت کی طرف سے پیش کردہ تعلیمات کا پتہ چلا تو تب ہمیں معلوم ہوا کہ حقیقی اسلام تو یہی ہے جو احمدیت پیش کررہی ہے تب ہم احمدیت کی طرف فطرتی طور پر کھنچے چلے آئے۔ عرب لوگ بھی احمدیت میں داخل ہورہے ہیں۔ اس پر ممبر پارلیمنٹ نے کہا کہ احمدی پُرامن ہونے کے اعتبار سے دوسروں سے مختلف ہیں۔

ممبر پارلیمنٹ کے ایک استفسار کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ آپ کو چودہ سو سال پیچھے جانا ہوگا۔ اسلام کا آغاز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ہوا۔ پھر آپؐ کی وفات کے تیس سال بعد تک خلافت راشدہ رہی۔ اس کے بعد بادشاہت اور ملوکیت کا دَور آیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ پیشگوئی فرمائی تھی کہ پھر ایک ایسا وقت آنے والا ہے کہ جب لوگ اسلام کی حقیقی تعلیمات کو بھول جائیں گے اور ان تعلیمات کو از سرِ نو زندہ کرنے کے لئے خدا تعالیٰ مسیح موعودؑ اور امام مہدیؑ کو مبعوث کرے گا جو اسلام کی سچی اور حقیقی تعلیم دے گا۔

حضور انور نے فرمایا ہم احمدی حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو وہی مسیح موعود اور امام مہدی مانتے ہیں جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق آنا تھا۔ امام مہدیؑ نے بتایا کہ یہ سچی اور صحیح اسلامی تعلیم ہے اور مَیں خدا تعالیٰ سے رہنمائی پا کر یہ تعلیم دے رہا ہوں۔ آج ہم احمدی ہی ہیں جو اسلام کی صحیح تعلیم پر عمل پیرا ہیں۔

اس پر ممبر پارلیمنٹ نے کہا کہ وہ بھی یہی محسوس کرتا ہے کہ احمدی ہی اسلام کی حقیقی تعلیم پر عمل کرتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ پاکستان، ہندوستان میں ملینز مسلمان ہیں، ہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے تعداد میں مسلسل بڑھ رہے ہیں۔ باوجود اس کے کہ قانون ہمارے خلاف ہے اور مخالفین کی طرف سے شدید مظالم کا سامنا ہے اس کے باوجود ہماری تعداد میں اضافہ ہورہا ہے کیونکہ لوگ جانتے ہیں کہ ہم ہی سچے اور صحیح مسلمان ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر سال لاکھوں کی تعداد میں لوگ ہمارے ساتھ شامل ہورہے ہیں۔ جو جماعت کو چھوڑتے ہیں وہ شاید سال بھر میں سو سے بھی زائد نہ ہوں۔ لیکن داخل ہونے والے لاکھوں میں ہیں۔ اب کیا ہم اُن سے کوئی افہام و تفہیم کریں یا وہ ہم سے افہام و تفہیم کریں۔ اگر ہم اسلام کی سچی تعلیمات پر عمل پیرا ہیں تو تمہارے کہنے پر ہم اس سچائی کو کیوں چھوڑیں۔

ملاقات کے آخر پر موصوف ممبر پارلیمنٹ Mr. Tunne Kelam نے کہا کہ مَیں آج اس ملاقات سے، حضور انور کی شخصیت سے بہت متأثر ہوا ہوں۔ بہت سی چیزیں ہم میں ایک جیسی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: اگر کوئی یہ ثابت کردے کہ ہم نعوذ باللہ قرآن کریم کے کسی ایک حکم پر بھی عمل نہیں کرتے تو پھر اس کے پاس اختیار ہوگا کہ وہ ہمیں ملحد اور غیر مسلم قرار دے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ مخالفین احمدیوں میں ایک بھی عمل ایسا نہیں پائیں گے جو قرآنی تعلیمات کے برعکس ہو۔

یہ ملاقات سات بج کر پانچ منٹ تک جاری رہی۔

ملاقات کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مہمان موصوف کو منارۃ المسیح کا کرسٹل سوونیئر اور کتب تحفہ میں عطا فرمائیں۔

اس کے بعد پروگرام کے مطابق آنریبل Dr. Charles Tannock ممبر آف یورپین پارلیمنٹ نے ملاقات کا شرف پایا۔